Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۶ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، ۱۱ ہجرت ۱۳۵۱ھش، ۱۱ مئی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۰۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ـــ ۱۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ـــ ۱۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں فرماتے رہیں۔

مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب مالک "کریم میڈیکل ہال" گول منشی محلہ لائلپور کئی دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ بخشے۔ (شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت گول منشی محلہ لائلپور)

درخواستِ دعا

مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر غلام احمد صاحب ایم، بی، ایس اللہ تعالیٰ کے فضل سے "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے تحت مغربی افریقہ میں احمدیہ ہسپتال کوکوفو (KOKOFU) (غانا) میں یکم نومبر ۱۹۷۰ء سے ارضِ بلال رضی کے باشندوں کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اور ان کا کام خوب ترقی کر رہا ہے۔ الحمد للہ۔

وہ غانا میں کچھ عرصہ بیمار رہے ہیں اور اب کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا بخشے اور مغربی افریقہ میں خدمتِ خلق میں مصروف سب ڈاکٹروں کو صحت اور کام والی زندگی عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کا لیکچر

ربوہ ـــ محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ مئی ۱۹۷۲ء بروز اتوار ½۱۰ بجے صبح کالج کے فزکس آڈیٹوریم (نیو کیمپس) میں لیکچر دیں گے۔ آپ کے لیکچر کا موضوع ہے:۔

"Success in science"

دلچسپی رکھنے والے علم دوست احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر محترم قاضی صاحب موصوف کے لیکچر سے مستفیض ہوں۔

(شعبۂ طبیعیات تعلیم الاسلام کالج نیو کیمپس) ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی نماز وہ ہے جس میں دل یہ محسوس کرے کہ رُوح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گر پڑی ہے

جہاں تک طاقت ہے رقّت پیدا کرنے اور تضرّع کے ساتھ دعا مانگنے کی کوشش کرو

"بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اسکی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اسلئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اسکے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ اسوقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کیلئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے انکو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کیطرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو، ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اسمیں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا۔ تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔ جہانتک طاقت ہے وہاں تک رقّت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندرِ نفس ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اسپر استقامت اختیار کریگا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اسکے قلب پر گرا ہے اور نفسِ امّارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سمّ قاتل ہے۔ اسی طرح نفسِ امّارہ میں بھی سمّ قاتل ہوتا ہے اور جس نے اُسے پیدا کیا۔ اُسی کے پاس اُس کا علاج ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۳)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ر ہجرت ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر معمولی شہرت اور مقبولیت کی بعض درخشندہ مثالیں

"نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں قائم ہونیوالے احمدیہ ہسپتالوں میں کام کرنے والے رضاکار احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معجزے ظاہر فرما رہا ہے۔ ایسے ایسے مریض جنہیں دوسرے ڈاکٹر اور معالج لاعلاج قرار دے چکے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ شفاء پا رہے ہیں۔ اس کی بعض نہایت ایمان افروز مثالیں ہم اپنے ہمدردی بندگانِ خدا کے پاک جذبہ سے سرشار احمدی ڈاکٹروں کے مرسلہ خطوط کے حوالہ سے گزشتہ شمارہ میں ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں۔ آج ہم تائید و نصرتِ الٰہی کے بارش کی طرح برسنے والے ان نشانوں کے خوشکن نتائج و اثرات اور طیب و شیریں ثمرات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہے۔

ان نشانوں کا پہلا خوشکن نتیجہ اور اثر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے قائم کردہ ہسپتالوں کی شہرت اور مقبولیت بڑھتی چلی جا رہی ہے نہ صرف اندرون ملک دُور دُور سے بلکہ قرب و جوار کے ممالک سے بھی لوگ علاج معالجہ کی غرض سے ہمارے ہسپتالوں کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ جب وہ بفضل اللہ تعالیٰ صحتیاب ہو جاتے ہیں تو وہ اور نئے مریضوں کو تحریک کر کے ہمارے ہسپتالوں میں بھجواتے ہیں۔ حتیٰ کہ لوگ خود اپنے علاقوں میں پہلے سے قائم شدہ ہسپتالوں اور مقامی ڈاکٹروں کو چھوڑ کر ہمارے ہسپتالوں میں کام کرنے والے احمدی ڈاکٹروں سے علاج کرانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر احمدیہ ہسپتالوں کی شہرت و مقبولیت اور ان کی بے اندازہ افادیت سے متأثر ہو کر اُن علاقوں کے چیفس (رؤساء) اور عوام جہاں ابھی ہسپتال قائم نہیں ہوئے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ سے برابر مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کے علاقوں میں بھی ہسپتال کھولے جائیں اور احمدی ڈاکٹروں کی خدمات سے انہیں بھی فائدہ اُٹھانے کا موقع دیا جائے۔ وہ ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے کی پیشکش کر رہے ہیں اور اِس لئے کر رہے ہیں کہ احمدی ڈاکٹرز اُن کے علاقوں میں بھی آکر اُن کے مریضوں کا علاج کریں اور وہ بھی صحت کی نعمت سے دوبارہ مالا مال ہوں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نشان نمائی کے طور پر اپنے فرشتوں کے ذریعہ کر رہا ہے۔

جہاں تک ہمارے ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کی خداداد شہرت اور مقبولیت کا تعلق ہے اس کا اندازہ احمدیہ ہیلتھ سنٹر، باتھرسٹ (گیمبیا) کے انچارج مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب کے خط محررہ ۷ر جنوری ۱۹۷۲ء سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا:۔

"اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضور ایدہ کم اللہ کی دُعاؤں کے طفیل سنٹر کی شہرت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ایک چھوٹے سے شہر میں جہاں چار پرائیویٹ ڈاکٹر اور ایک سرکاری ہسپتال پہلے سے موجود ہے ہمارے سنٹر کی کامیابی ایک معجزہ سے کم نہیں۔ بلکہ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں کہ سرکاری ہسپتال کے ڈسپنسر وغیرہ ایسے مریضوں کو جنہیں آرام نہیں آتا ہمارے پاس علاج کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ پچھلے دو مہینوں میں ایک ڈسپنسر چھ سات مریض میرے پاس بھیج چکا ہے۔ حالانکہ وہ خود جس ڈاکٹر کے ماتحت ہے وہ میڈیکل سپیشلسٹ ہے اور ایم۔ آر۔ سی۔ پی کی ڈگری رکھتا ہے۔ اکثر مریض علاج کے سلسلہ میں ایک یا دو دن آنے کے بعد کہہ دیتے ہیں اب آپ ہی ہمیشہ کے لئے میرے معالج ہیں اگر کوئی اور مریض بھی مجھے ملا تو میں اسے بھی آپ ہی کے پاس بھجوا دیا کروں گا۔"

اسی طرح جب بوکورو (نائیجیریا) میں ۵ر مارچ ۱۹۷۲ء کو احمدیہ کلینک کا افتتاح عمل میں آیا تو اس کے کھلنے کی دیر تھی کہ ہسپتال میں مریضوں کا تانتا بندھ گیا اور لوگوں کا ایسا رجوع ہوا کہ کلینک کے انچارج ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اس پر حیران ہوئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی پہلی رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کی اس غیر معمولی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"۵ر مارچ ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ احمدیہ میڈیکل کلینک بوکورو کی رسم افتتاح تھی۔ اتوار (چھٹی) کا دن چھوڑ کر پیر سے مریضوں کی آمد شروع ہو گئی۔ حیرت اس بات پر ہو رہی ہے کہ ہمیں ایک پل بھی مریضوں کا انتظار نہیں کرنا پڑا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود لوگوں کو بھیج رہا ہے اور خود ہی ان کو شفا بخش رہا ہے۔ ہسپتال کی شہرت سنکر نواحی علاقوں کے چیفس نے آ آکر اظہار تشکر ادا کیا اور اپنی مدد کا یقین دلایا۔ نیز انہوں نے یہ التجا بھی کی کہ اس نیک کام کے شروع کرنے میں میں اُس بزرگ اور واجب الاحترام ہستی کو ان کا سلام پہنچاؤں جس نے اس عظیم اور نسلِ انسانی کے لئے فائدہ مند کام کے متعلق سوچا اور پھر اسے عملی جامہ پہنایا۔"

اسی طرح بواجے بو (سیرالیون) کے احمدیہ ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت ہسپتال کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا اپنے خط مورخہ ۳ر ستمبر ۱۹۷۱ء میں ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"پچھلے ماہ مریضوں کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاطر خواہ رہی۔ یہاں گورنمنٹ ڈسپنسری ہونے کے باوجود لوگ ہمارے ہسپتال میں کچھ رقم دیکر بھی علاج کرانے کو ترجیح دیتے ہیں اور خدا کے فضل سے صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ آج اور کل ہم لوگ کلینک کے نئے مکان میں سامان ڈھوتے رہے۔ پھر آج مریض بھی کچھ زیادہ تعداد میں آگئے تھے اس لئے ماہ گزشتہ کی رپورٹ التوا میں پڑ گئی۔ اس وقت رات کے تین بجے ہیں اور میں ایک ایمرجنسی کیس دیکھ کر ہی فارغ ہوا ہوں۔ مریض کے مُنہ سے بے حد خون بہہ رہا تھا۔ دوائی دینے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خون بہنا بند ہو گیا ہے اور مریض بفضلِ ایزدی خود چل کر گھر گیا ہے۔ اِس خیال سے کہ رپورٹ لیٹ نہ ہو جائے ابھی لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔"

اسکورے (گھانا) میں جب احمدیہ ہسپتال مستحکم بنیادوں پر قائم ہو گیا اور ہسپتال کی شہرت نیز ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کی علاج معالجہ میں شہرت دور دور تک پھیل گئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں پر جذباتِ تشکر کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ۱۶ر اگست ۱۹۷۱ء کے خط میں لکھا:۔

"حضور ایدہ کم اللہ کی دعاؤں سے اب مولا کریم نے اس ہسپتال کو مضبوطی سے قائم کر دیا ہے۔ اُس نے اپنے فضل سے عزت و شہرت عطا کی ہے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ دُور دُور سے پیرامائونٹ چیفس اور بڑے بڑے سرکاری افسر علاج کیلئے خود تشریف لا رہے ہیں۔ میں خود کسی کے پاس نہیں گیا۔ اللہ کی مہربانی اور عنایت ہے ورنہ میں کس قابل تھا۔ حضور سے التجاء ہے کہ دُعا جاری رکھیں تا مولا کریم اپنے فضل سے بیماروں کو شفا دیتا چلا جائے اور ہم سب پر اپنے فضل نازل کرے۔ آمین"

جب مریضوں کے بکثرت شفایاب ہونے اور بعض نہایت کامیاب اپریشن انجام پانے اور اخبارات میں ان کا چرچا ہونے کے نتیجہ میں ہسپتال کا دُور و نزدیک بہت شہرہ ہوا تو آس پاس کے علاقہ کے پیرامائونٹ چیفس نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس آ آکر ان کے علاقوں میں بھی ہسپتال کھولنے اور ہر طرح سے تعاون کرنے کی پیشکش کی چنانچہ انہوں نے اپنی اگلی رپورٹ میں لکھا:۔

"مجھے یہاں کے تین پیرامائونٹ چیفس نے پیشکش کی ہے کہ ہمارے شہر میں آکر ہسپتال کھولو ہم آپکو تمام سہولتیں فراہم کرینگے ڈاکٹر کے مکان اور بجلی وغیرہ کی فراہمی بھی ہمارے ہی ذمہ ہوگی۔ ان میں سے ایک نے تو مکرمی امیر صاحب کو ساتھ لے جاکر اپنے شہر میں ایک پختہ بڑا ہسپتال بھی دکھایا۔ اِسوقت اُس میں اُن کا میٹرنٹی ہوم ہے وہ فوری طور پر اسے خالی کر کے مکرم امیر صاحب کے قبضہ میں دینے کو تیار تھے اور ڈاکٹر کیلئے مکان فراہم کرنے پر بھی آمادہ تھے۔ میرے پاس جو پیرامائونٹ چیفس آئے ہیں نے ان سے یہی کہا کہ میں سلسلہ کا ایک حقیر خادم ہوں اور میں نے اپنی خدمات وقف کی ہوئی ہیں، مجھے جہاں حکم ملے گا وہیں کام کرونگا، اِسلئے اس تعلق میں آپ مکرم امیر صاحب سے رابطہ قائم کریں۔ مقصود بیان کرنے کا صرف یہ ہے ہسپتال خدا کے فضل سے بہت مقبول ہو چکا ہے اور دوسرے علاقوں کے لوگوں کو بھی احساس ہو رہا ہے کہ ان کے علاقوں میں بھی ہسپتال کھلیں۔"

الغرض اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کی جاری کردہ تحریک میں برکت ڈال کر اپنی معیت اور تائید و نصرت کے چمکتے ہوئے نشان مسلسل ظاہر فرما رہا ہے اور احبابِ جماعت اور ڈاکٹر صاحبان کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت سے نواز رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدّعی نبوّت کو پہچاننے کے قرآنی اصول

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں مدّعی نبوّت کو پہچاننے کے کئی اصول کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ یونس میں ایک قرآنی معیار کسی مدّعی نبوّت کے پہچاننے کا یہ بیان ہوا ہے کہ مدّعی نبوّت کی دعویٰ سے پہلی زندگی پاکیزگی اور اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ معیار کی حامل ہو اور کسی فرد کو اس کے خلاف کہنے کی جرأت نہ ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے ارشاد سے کفار مکہ اور اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے بطور تحدّی کے کہا۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(یونس)

میں نے تمہارے اندر ایک عرصہ دراز تک دعویٰ نبوّت سے پہلے زندگی گزاری ہے کیا تم پھر بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ کی سیرت مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مکہ نے آپ کا نام آپ کے اخلاق اور صفات عالیہ کی بناء پر الامین اور الصدوق رکھا ہوا تھا۔ قوم کا ہر شخص آپ کو انتہائی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا آپ کی پاکیزگی اور راستبازی مسلّمہ تھی۔ آپ اپنی قوم کے لئے فخر کا باعث تھے۔ لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھتے۔ باہمی تنازعات کا آپ فیصلہ فرماتے۔ قوم کے اہم معاملات میں آپ کو ثالث بنایا جاتا اور آپ کی رائے پر عمل کیا جاتا۔ آپ کے متعلق لوگ کہتے تھے۔

مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا

اور مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا۔ (بخاری)

ہم نے اس شخص کو کبھی جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس کو ہمیشہ ہی صادق پایا۔ زعماء مکہ آپ کے دعویٰ سے پہلے آپ کو اعلیٰ درجہ کا ایک انسان یقین کرتے تھے اور کوئی بھی آپ کے خلاف انگشت نمائی نہیں کرتا تھا۔

آیت مذکورہ بالا ایک عظیم معیار ہے جس سے مدّعی نبوّت کو پہچانا جاتا ہے جبکہ یہ معیار اور اصل مدّعی نبوّت کی قبل از دعویٰ زندگی کو بطور حتمی دلیل کے پیش کرتا ہے دوست و دشمن اپنے اور بیگانے سبھی اسکی قبل از دعویٰ زندگی کو پاکیزہ یقین کرتے ہیں۔

(۲)

مدّعی نبوّت کی پہچان کیلئے قرآن کریم نے ایک اور فیصلہ کن معیار مقرر فرمایا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيْلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ

(الحاقہ)

یعنی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے تو ہم ان کو دائیں بازو سے پکڑ کر ان کی شاہ رگ کاٹ دیتے اور ہمیں ایسا کرنے سے تم میں سے کوئی یا دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے بڑا زبردست اصل مقرر فرمایا ہے۔ اگر کوئی شخص حکومت کے خلاف بغاوت کرے تو اس کو سزا دی جاتی ہے پھر جو شخص خدا تعالیٰ کی ذات پر افتراء باندھے تو کیا خدا تعالیٰ اس شخص کو بغیر کسی سزا کے چھوڑ دے گا ہرگز نہیں۔ اور یہ ناممکن ہے۔ ایسے شخص کی سزا یہ ہے کہ اس کو قتل کر دیا جاتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور اس کا سلسلہ اور پیغام خود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے افتراء کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے۔

قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى

جو شخص خدا پر افتراء باندھتا ہے وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہتا ہے۔ علماء اسلام اس آیت سے یہی استدلال کرتے ہیں کہ خدا پر افتراء کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تاریخ اور استقراء بتلاتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے امام کا دعویٰ کیا ہو اور نبوّت کا اعلان کرتا ہو اور وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہو تو وہ اس دعویٰ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ۲۳ برس کی مہلت نہیں پا سکتا۔ عقائد کی مشہور کتاب شرح نسفی (صفحہ ۱۰) میں لکھا ہے۔

فان العقل یجزم بامتناع اجتماع هذه الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع الله تعالیٰ هذه الکمالات فی حق من یعلم انه یفتری علیه ثم یمهله ثلاثا وعشرین سنة

عقل اس بات کو ناممکن قرار دیتی ہے کہ یہ امور ایک غیر نبی میں جمع ہو جائیں۔ وہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا ہو اور پھر اس کو ۲۳ سال کی مہلت مل جائے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری تحریر فرماتے ہیں۔

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدّعی نبوّت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔"

(مقدمہ تفسیر ثنائی ص۱۷)

تفسیر روح البیان میں لکھا ہے۔

لَعَاقَبَهُ اللّٰهُ وَهُوَ أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَيْهِ فَمَا ظَنُّكَ بِغَيْرِهٖ۔

جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں یہ سزا بتائی ہے۔ حالانکہ آپ بارگاہ ایزدی میں سب سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر دوسرا کوئی مفتری کیونکر سزا سے بچ سکتا ہے۔ جلد ۴ ص ۴۶۲

الغرض آیت وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کا مفہوم عقائد اور واقعات کی روشنی میں واضح ہے کہ مفتری کو ۲۳ سال کی مہلت نہیں مل سکتی یہ ایک حتمی اور اٹل قانون ہے۔

(۳)

خدا تعالیٰ نے مدّعی نبوّت کو پہچاننے کا ایک اصل یہ بھی بیان فرمایا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ۔

اللہ تعالیٰ نے ازل سے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے۔

انبیاء کی تاریخ اور سیرت کی ورق گردانی سے ہمیں ان کی مشکلات اور مصائب کا علم ہوتا ہے مگر باوجود ان مشکلات کے انبیاء ہی کامیاب ہوتے ہیں اور لوگ ان کی اتباع و اقتداء کرتے ہیں۔ انبیاء کا مقابلہ اس وقت کے "جبال القوم" بڑے لوگ کرتے ہیں مگر وہ خائب و خاسر ہوتے ہیں اور ان کی مخالفت نبی کی ترقی و عظمت کا باعث ہو جاتی ہے اور وہ لوگ ناکام و نامراد ہوتے ہیں اور نبی اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہوتا ہے اور لوگ اسکی غلامی پر نازاں ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کا یہ ایک ابدی قانون اور سنت ہے کہ دشمنوں سے مقابلہ کے وقت وہ اپنے انبیاء کی مدد اور نصرت کرتا ہے۔ اور ان کے مخالفین کو ناکام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے سورۃ مومن (رکوع ۶) میں بھی اس اصول کو یوں بیان فرمایا ہے۔

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْأَشْهَادُ۔

یعنی ہم اپنے انبیاء اور ان کے متبعین کی اس دنیا میں مدد کرتے ہیں اور پھر قیامت کے روز بھی ہم انہی کے مددگار رہیں گے۔

کیا فرعون معمولی انسان تھا وہ بادشاہ مصر تھا مگر وہ حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں ناکام ہوا اور سمندر کی گہرائیوں میں غرق ہوا۔ پھر نمرود بھی اپنے وقت کا بادشاہ تھا مگر وہ حضرت ابراہیم کے مقابلہ میں ناکام و نامراد ہوا۔

(۴)

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مدّعی نبوّت کو پہچاننے کا ایک اور فیصلہ کن اصول پیش فرمایا ہے جس کی رو سے ایک مدّعی نبوّت کے متعلق یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ آیا وہ مدعی منجانب اللہ اور راستباز ہے یا نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔

(الجن)

خدا تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے مگر وہ کسی کو کثرت کے ساتھ غیب پر آگاہ نہیں کرتا مگر صرف اس کو جس کو وہ رسول بنا کر چن لیتا ہے اس آیت میں ایک مدّعی نبوّت و رسالت کی صداقت کا معیار علم غیب پر اطلاع پانا ہے یہاں لفظ غیبہ کی بڑی حکمت پائی جاتی ہے۔ یعنی ایسا علم جو خدا تعالیٰ کی ذات سے مخصوص ہو اور اس کا علم انسانی علم سے بالا تر ہو ایسا غیب صرف خدا کے انبیاء کو ہی دیا جاتا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی پیشگوئیاں کی ہیں جو آج تک پوری ہو رہی ہیں۔

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد و تعلیم القرآن) ربوہ

"نبیوں کا عظیم الشان کمال یہ ہے کہ وہ خدا سے خبریں پاتے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی خدا تعالیٰ کے غیب کی باتیں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ ہاں اپنے نبیوں میں سے جس کو وہ پسند کرے۔ جو لوگ نبوت کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قبل از وقت آنے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے اور یہ بہت بڑا عظیم الشان نشان خدا کے مامور اور مرسلوں کا ہوتا ہے۔"

(المسیح الموعود)

نصرت جہاں پروگرام کے ماتحت کھلنے والے

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں سب سے پہلے کلینک کا شاندار افتتاح

وزیر صحت کے علاوہ پانچ سو اعلیٰ افسران اور علاقہ کے معززین کی شرکت۔ اخبارات ریڈیو اور ٹیلیویژن پر خبر کی وسیع اشاعت

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق انچارج احمدیہ مشن نائیجیریا

نائیجیریا کی بارہ ریاستوں میں سے بینوپلیٹو (BENUE PLATEAU) کی ریاست سب سے زیادہ خوشگوار اور صحت افزا شمار ہوتی ہے اس کا دارالخلافہ جاس (JOS) ایک اہم تاریخی شہر ہونیکے علاوہ عیسائیوں کے سوڈان انٹیریئر مشن (S.I.M.) کا بہت بھاری مرکز ہے۔ ان کا یہاں ایک ہسپتال قائم ہے اور ایک ریکارڈنگ سنٹر بھی ہے جہاں وہ شمالی نائیجیریا کی مختلف زبانوں میں عیسائیت کے پرچار کیلئے پروگرام تیار کر کے اپنے مرکزی سٹیشن عدیس ابابا میں بھجواتے ہیں جہاں وہ مقررہ اوقات پر نائیجیریا کیلئے نشر ہوتے ہیں نائیجیریا میں اس سٹیشن کی آواز اتنی صاف اور طاقتور سنائی دیتی ہے کہ کسی وقت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس عیسائی مشن نے "جاس" میں ہی کوئی پوشیدہ ریڈیو سٹیشن قائم کیا ہوا ہے۔ گذشتہ خانہ جنگی کے دوران یہ شبہ اس قدر عام ہو گیا کہ حکومت کو دخل دینا پڑا۔ چنانچہ تحقیق پر یہ شبہ غلط ثابت ہوا۔

دوسری شمالی ریاستوں کی طرح "بینوپلیٹو" کی ریاست کی آبادی کی اکثریت مسلمان ہے مگر تمام محکمہ جات میں عیسائیت چھائی ہوئی نظر آتی ہے ریاست بھر میں مسلمانوں کا ایک بھی سکول نہیں مسلمانوں کا سمجھدار طبقہ اس کمی کو شدت سے محسوس کرتا ہے چنانچہ ایکبار خاکسار کی جب کادونا Kaduna میں شمالی نائیجیریا کے ایک مرکزی وزیر سے ملاقات ہوئی اس نے خاکسار کا تعارف دوسرے افسران سے کراتے ہوئے ہمارے سکول کھولنے کا بھی ذکر کیا تو ایک نے بڑی حسرت سے کہا کہ آپ لوگ ہماری ریاست بینوپلیٹو میں بھی سکول کھولیں جس پر خاکسار نے انہیں یقین دلایا کہ ہماری سکیم میں آپ کی ریاست بھی شامل ہے۔

مسلمانوں کے بعد دوسری بڑی اکثریت پیگن (لامذہب) لوگوں کی ہے جو شمالی نائیجیریا کا قدیمی مذہب شمار ہوتا ہے تیسرے نمبر پہ عیسائی ہیں۔ حکمران طبقہ زیادہ تر عیسائی لوگوں پر مشتمل ہے۔

ریاست کا گورنر اور اکثر وزراء بھی عیسائی ہیں۔ ریاست کے صدر مقام جاس (JOS) میں ہماری قدیمی جماعت ہے جو زیادہ تر یوروبا قوم کے باشندوں پر مشتمل ہے جو اس علاقہ میں ملازمت یا کاروبار کے سلسلے میں جنوبی ریاستوں سے آئے ہوئے ہیں

بکورو (BUKURU) کا قصبہ جہاں ہمارا کلینک کھولا گیا ہے "جاس" سے ۱۰ میل جنوب کی طرف اس شاہراہ پر واقع ہے جو جاس کو جنوبی ریاستوں سے ملاتی ہے۔ اس علاقے میں قلعی نکالنے کی بے شمار کانیں ہیں اور بکورو کا قصبہ قلعی نکالنے والی یورپی کمپنی کا مرکز ہے اس اعتبار سے اس قصبہ کو اچھی خاصی اہمیت حاصل ہے یہاں سے ۵ میل دور ایک اور اہم قصبہ ووم (VOM) ہے جہاں فیڈرل گورنمنٹ کا ڈیری فارم اور ویٹرنری ریسرچ کا ادارہ قائم ہے اس ادارے میں ہمارے پاکستانی بھائی کیپٹن ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب سہیل ایک عرصہ سے ملازم ہیں۔

خاکسار جب جاس (JOS) کی جماعت دورہ کے سلسلے میں برادرم سہیل صاحب کیساتھ پہلی بار اس قصبہ سے گزرا تو کلینک کے لئے اسے بہت ہی موزوں پایا۔ برادرم سہیل صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اتنا بڑا اور اہم قصبہ ہونیکے باوجود یہاں کوئی ہسپتال نہیں چنانچہ خاکسار نے انہیں یہاں کلینک قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کی خدمت سپرد کی انہوں نے وہاں کے چیف سے ملنے کے بعد کلینک کھلنے کی پرزور سفارش کی چیف جو ایک مسلمان رئیس ہے اس قدر خوش ہوا کہ اس نے زمین اور مکان کے بارے میں ہر قسم کی مدد دینے کا وعدہ کیا دوسری طرف حکومت نے بھی ہماری درخواست جو پہلے سے دی ہوئی تھی کا نہایت حوصلہ افزا جواب دیا۔ جبکہ دوسری حکومتیں کئی قسم کے حیلے بہانوں کاغذی کارروائیوں میں الجھائے رکھنے سے ٹال مٹول کر رہی تھیں اس ریاست کی حکومت نے خود آگے ہی عارضی منظوری دیتے ہوئے لکھا کہ کلینک کھولنے سے پہلے ہمیں اطلاع دی جائے تاکہ محکمانہ معائنہ کے بعد باقاعدہ منظوری دی جا سکے۔

حکومت کی طرف سے یوں حوصلہ افزا جواب پاکر خاکسار نے برادرم سہیل صاحب کو بکورو میں مناسب مکان کی تلاش کیلئے لکھدیا۔ جنہوں نے بڑی مستعدی اور اخلاص سے یہ خدمت سرانجام دی چنانچہ جلد ہی ایک نہایت موزوں عمارت تجویز کر کے مالک مکان سے کرایہ نامہ لکھوا لیا گیا۔ اب صرف ڈاکٹر کی آمد کا انتظار تھا۔ اگرچہ تین چار ڈاکٹروں کے انٹری پرمٹ بھجوائے جا چکے تھے مگر پاکستان میں حالات کی خرابی کی وجہ سے اب تک کوئی ڈاکٹر نہیں پہنچ سکا تھا۔ تاہم اکتوبر ۷۰ء کے وسط میں برادرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب مع اہل و عیال لیگوس پہنچ گئے یہ لیپ فارورڈ پلان کے ماتحت بھجوائے جانے والے پہلے ڈاکٹر تھے جن کی رجسٹریشن ہو چکی تھی۔ اس سے چند روز قبل اگرچہ برادرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب بھٹہ بھی پہنچ چکے تھے۔ مگر ان کی رجسٹریشن کا چکر اب تک چل رہا تھا۔

ڈاکٹر منور احمد صاحب لیگوس سے ضروری ادویات اور سامان طبی خرید کر بکورو پہنچ گئے اور کلینک کو آراستہ و پیراستہ کرنے کی مہم شروع کر دی۔ یہ قطعی امید تھی کہ کلینک تیار ہوتے ہی وزارت صحت کا معائنہ ہونے پر کام شروع ہو جائے گا۔ مگر جب اسی دوران ڈاکٹر منور احمد صاحب وزارت صحت میں گئے تو وہاں کا ایک ہندو ڈاکٹر جو اصل افسر کی عدم موجودگی میں محکمہ کا انچارج تھا اچھی خاصی بے رخی سے پیش آیا اور ایک غلط محکمانہ کارروائی میں الجھانے کی کوشش کی جس سے انہیں بہت فکر پیدا ہوا مگر خاکسار نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو کام جاری رکھتے ہوئے توکل علی اللہ کا مشورہ دیا۔ بعد میں محکمہ کے اعلیٰ افسران کی بروقت مداخلت سے یہ خطرہ دور ہو گیا۔ چنانچہ محکمہ صحت کا جو افسر کلینک کا معائنہ کرنے کے لئے آیا وہ اگرچہ ایک انگریز عیسائی تھا مگر اس نے نہ صرف مشن کے جذبہ خدمت خلق کی بہت قدر کی بلکہ مشورہ دیا کہ بعض اور جگہوں پر بھی کلینک کھولیں۔ اس نے عمارت میں معمولی اضافہ جات تجویز کرنے کے ساتھ کلینک کی منظوری دیدی کلینک کی رسمی منظوری ملتے ہی جاس کی جماعت کے متعدد اراکین جو پہلے ہی ہر قسم کی اخلاقی مدد کر رہے تھے۔ حرکت میں آگئے انہوں نے ڈاکٹر انچارج سے مل کر کلینک کے افتتاح کی تیاری ....

....

شروع کر دی۔ کمشنر صحت نے ازراہ نوازش خود افتتاح کے لئے حاضر ہونے پر آمادگی ظاہر کی۔ ۵ رفروری کا دن افتتاح کے لئے مقرر کر دیا گیا۔ اور دعوت نامے ارسال کئے جانے لگے۔ برادرم ڈاکٹر منور احمد صاحب نے کلینک کی آراستگی و پیراستگی میں دن رات ایک کر دیا ایک بڑے قطعہ پر "خیر الناس من ینفع الناس" کے الفاظ سنہری حروف میں لکھکر کلینک کی عمارت کے سامنے والے حصہ پر آویزاں کر دیئے گئے

خاکسار افتتاح میں شمولیت کے لئے ایک دن پہلے ہی بکورو پہنچ گیا۔ اور افتتاح کے دن کرسیوں کی فراہمی اور سٹیج کی تیاری میں ڈاکٹر منور احمد صاحب کا ہاتھ بٹاتا رہا پانچ بجے تک پنڈال مہمانوں سے بھر چکا تھا کمشنر صحت مسٹر ایس۔ آئی شماح (S-I Shammah) اپنے پرمانینٹ سیکرٹری مسٹر آر۔ ایم۔ اے۔ اوگے نی (R.M.A. Ogenyi) کے ساتھ جاس سے عین وقت پر پہنچ گئے۔ اسی طرح منسٹری آف اسٹیبلشمنٹ کے پرمانینٹ سیکرٹری الحاج یحییٰ کوانڈے بھی تشریف لائے۔

ان کے علاوہ بکورو اور جاس کے بہت سے معززین شہری۔ جاس کی احمدیہ جماعت کے جملہ اراکین اور نورالدین سوسائٹی جاس کے اراکین بھی کثرت سے شامل ہوئے مہمانوں کی تعداد پانچ صد تھی۔

افتتاحی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو ہماری جاس کی جماعت کی جنرل سیکرٹری مسٹر اے آئی یوسف (زومی) نے کی اس کے بعد الحاج عبدالسلام اوجولاری (Ojulari) نے جو جاس کی جماعت کے سرگرم رکن ہیں معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد خاکسار نے جب عزت مآب مسٹر شماح کمشنر صحت کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں گورنمنٹ کے تعاون کا دلی شکریہ ادا کیا نیز بتایا کہ ہمارا یہ کلینک جو عوام کی بہبود کے لئے کھولا گیا ہے ان اکیس مجوزہ ہسپتالوں میں سے پہلا ہے جو ہمارے خلیفہ اور امام جماعت احمدیہ

102
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے آج سے دو سال قبل ایک خاص سکیم کے ماتحت اس ملک میں کھولنے کا اعلان فرمایا۔ خاکسار کے سپاس نامہ کے بعد کلینک کے انچارج ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب نے نہایت شستہ انداز میں کمشنر اور دیگر معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ ہمارا یہ کلینک ہر خاص و عام کے لئے بلا تمیز مذہب و ملت کھلا رہے گا۔ کمشنر موصوف نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا جس نے ان کی ریاست کے اس حصہ میں طبی امداد بہم پہنچا کر ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ انہوں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت ریاست بھر میں پہلے سے موجود ہسپتالوں کو وسعت دینے اور مزید طبی مراکز کھولنے کے ایک خاص منصوبہ پر عمل کر رہی ہے۔ میں جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو اس اعتبار سے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میری وزارت اس کلینک کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے میں جماعت کی پوری امداد کرے گی۔ آخر میں کمشنر موصوف نے اللہ کا نام لے کر کلینک کے افتتاح کا اعلان کیا۔ اس سادہ اور بے تکلف طرز افتتاح سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے

سب سے آخر میں چیف آف بکر و الحاج محمد نے دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی

افتتاح کے بعد حاضرین کی مشروبات و ماکولات سے تواضع کی گئی۔ کلینک کے افتتاح کی خبر اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن پر انگریزی زبانوں کے علاوہ دوسری ملکی زبانوں میں بھی نشر ہوئی۔

جماعتیں ہفتہ قرآن مجید منائیں

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ مئی بروز ہفتہ سے ۲۶ مئی بروز جمعہ تک ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں۔ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں۔ جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

جن مقامات پر خواتین علیحدہ جلسے کر سکیں وہاں پر لجنات اماء اللہ ان کا اہتمام فرمائیں ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

تقاریر کے عنوانات

۱۔ قرآن مجید کی خصوصیات
۲۔ قیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید
۳۔ والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم
۴۔ تقوٰی کے حصول کے ذرائع
۵۔ قرآن کریم میں منافق کی علامات
۶۔ مدعی نبوت کو پہچاننے کے قرآنی اصول

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

احباب وقف عارضی کے فارم جلد از جلد بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ جماعتیں ایک ماہ کے اندر اندر اس کمی کو پورا کریں۔ امراء اضلاع اور مربی صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں احباب جماعت سے وقف عارضی کے فارم پُر کروا کر جلد بھجوائیں۔ جو احباب فارم بھجوا رہے ہیں ان کا شکریہ۔ مزید فوری کوشش کی ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

یوم سیرۃ النبی کی مبارک تقریب پر جماعت ہائے احمدیہ کے عظیم الشان جلسے

نظارت اصلاح وارشاد کی زیر ہدایت پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ یوم سیرت النبیؐ کے موقع پر اپنے ہاں جلسے منعقد کئے جن میں سیرت مبارکہ پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی۔ بوجہ عدم گنجائش ساری رپورٹیں الفضل میں شائع نہیں ہو سکتیں لہذا صرف ان مقامات کے نام دیئے جاتے ہیں جہاں جہاں سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

باڈہ ضلع سکھر۔ بدوملہی۔ بہاول پور۔ بھیرہ۔ پشاور۔ ٹنڈو غلام علی سندھ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جہلم چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ۔ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ چک T.D.A I ضلع سرگودھا چک ۳۵ جنوبی سرگودھا چک ۱۲۱/ر ب۔ حسن پور ضلع لائل پور۔ چک ۳۱۲ ج ب۔ ضلع لائل پور۔ چکوال۔ چوہڑ کانہ منڈی۔ خان پور خوشاب۔ دنیا پور ضلع ملتان۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان۔ راولپنڈی۔ روڑی۔ رانگہ پل۔ سانگھڑ۔ ساہیوال۔ سچا سودا ضلع شیخوپورہ۔ سکھر سندھ سیالکوٹ شہر۔ سید والا ضلع شیخوپورہ۔ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ علی پور گھلواں۔ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کرتو ضلع شیخوپورہ۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ کوئٹہ کھاریاں۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ گوٹھ عبدالسلام سندھ گوجرہ۔ لجنہ اماء اللہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ۔ لجنہ سرگودھا لجنہ کوئٹہ۔ لدھڑ کرم سنگھ والا ضلع سیالکوٹ لطیف نگر فارم (سندھ) لودھراں۔ مرالہ ضلع گجرات مردان۔ ملتان چھاؤنی۔ ملتان شہر۔ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ مونگ ضلع گجرات۔ مہدی آباد ضلع نواب شاہ۔

بقیہ

باموقعہ قابل فروخت مکان

ربوہ میں ایک مکان رقبہ ایک کنال جس میں مختصر مکان تعمیر شدہ ہے بجلی فٹ ہے سوئی گیس کی لائن موجود ہے۔ ربوے سٹیشن کے قریب ریلوے لائن کی سمت واقع ہے ضرورت مند دوست خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ ربوہ کے دوست مون لائٹ جنرل سٹور گولبازار ربوہ سے معلومات حاصل کریں۔

پتہ: منیر احمد قریشی سٹور کیپر کیمپ جیل۔ لاہور

انصار اللہ کے عہدیدار توجہ فرمائیں

گزشتہ سالانہ اجتماع پر ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ سے مالی میدان میں جس رنگ میں تیز گامی کی توقع کی تھی اس لحاظ سے قدرے کمی ہے لہذا ضرورت ہے کوشش کو تیز سے تیز تر کرنے کی تا اس توقع کو پورا کر کے زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کیا جاسکے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانات دار القضاء

محترمہ محفوظ بیگم صاحبہ بیوہ شیخ احمد دین صاحب مرحوم B-963 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند شیخ احمد دین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ خاوند مرحوم کے نام ایک قطعہ اراضی نمبر ۸ بلاک نمبر ۳۰ محلہ دار الرحمت رقبہ نصف کنال الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں:۔

۱۔ شیخ طارق محمود ۲۔ عائشہ صدیقہ ۳۔ مبارکہ احمد ۴۔ امتہ المتین دختران مرحوم۔ ہمارے سوا مرحوم کا اور کوئی جائز وارث نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ قطعہ بشرح رقبہ نصف کنال مرحوم کے مندرجہ بالا ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) محترمہ ارشاد بیگم و شمیم اختر اور پروین اختر صاحبہ دختر چوہدری خورشید عالم صاحب قوم جٹ ساکن گنج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۱۲/۱ واقع دار الیمن ربوہ رقبہ ایک کنال مشترکہ طور پر تین افراد محمد شفیع، رحمت خان اور چوہدری خورشید عالم صاحب ولد غلام محمد صاحب کے نام الاٹ ہے۔ اس قطعہ میں ہمارے والد صاحب چوہدری خورشید عالم صاحب کا ۱/۳ حصہ ہے۔ ہمارے والد چوہدری خورشید عالم صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ ہمارے علاوہ مرحوم کے لڑکے محمد انور اور ظفر احمد بھی وارث ہیں۔ ہم اپنے شرعی حصہ سے بحق ظفر احمد و محمد انور دستبردار ہوتی ہیں یعنی ہمارے حصہ کی اراضی بھی ہمارے ان دونوں بھائیوں کے نام کر دی جاوے۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکور کا ۱/۳ حصہ محمد انور و ظفر احمد کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

شہادت (اپریل) کا مہینہ ختم ہو چکا ہے تمام قائدین سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے اپریل کے کام کی ماہانہ رپورٹیں جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔ تاکیدی امر ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تبدیلی سائیکل گزشتہ جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ کے باہر میرے چھوٹے بھائی چوہدری ذوالفقار احمد صاحب کا سائیکل سہواً کسی اور دوست کے سائیکل سے تبدیل ہو گیا۔ سائیکلوں کی واپسی کے لئے متعلقہ دوست خاکسار سے ملنے کی تکلیف گوارہ فرمائیں۔ (شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارغ بیٹھے باتیں کرتے رہنا یا گلیوں میں پھرتے رہنا آوارگی ہے اسے روکنا چاہیئے

کھیل کو میں ایک ضروری کام سمجھتا ہوں اس سے جسم مضبوط ہوتا ہے اور آوارگی پیدا نہیں ہوتی

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"بچہ کو ہر وقت کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھنا چاہیئے۔ میں کھیل کو بھی کام ہی سمجھتا ہوں یہ کوئی آوارگی نہیں۔ آوارگی میرے نزدیک فارغ اور بے کار بیٹھنے کا نام ہے۔ یا اس چیز کا کہ بانہوں میں بانہیں ڈال لیں اور گلیوں میں پھرتے رہے۔ اس بات کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہیئے کہ بچے پڑھیں یا کھیلیں یا کھائیں اور یا سوئیں۔ کھیل آوارگی نہیں۔ اس لئے اگر دس گھنٹے بھی کھیلتے ہیں تو کھیلنے دو۔ اس سے ان کا جسم مضبوط ہوگا اور آوارگی بھی پیدا نہ ہوگی۔ پس کھیلنا بھی ایک کام ہے جس طرح کھانا اور سونا بھی کام ہے مگر خالی بیٹھنا اور باتیں کرتے رہنا آوارگی ہے اس لئے خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کے بچوں میں یہ آوارگی پیدا نہ ہو۔ کسی کو یونہی پھرتے دیکھیں تو اس سے پوچھیں کہ کیوں پھر رہا ہے۔ اگر باز نہ آئے تو محلہ کے پریذیڈنٹ کو رپورٹ کریں اور ان سب باتوں کے لئے اصول وضع کریں جن کے ماتحت کام ہو۔ میں نے دیکھا ہے کئی لوگ گھنٹوں دکانوں پر بیٹھے فضول باتیں کرتے رہتے ہیں حالانکہ اگر اسی وقت کو وہ تبلیغ میں صرف کریں تو کئی لوگوں کو احمدی بنا سکتے ہیں لیکن فضول وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اور اگر کام کے لئے پوچھا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ فرصت نہیں حالانکہ اگر فرصت نہیں ہوتی تو دکانوں پر کس طرح بیٹھے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایک اور ذریعہ اصلاح کا یہ بھی ہے کہ بیٹھ کر علمی اور دینی باتیں کی جائیں اچھے انداز میں گفتگو کرنا بھی ایک خاص فن ہے۔ ایسی مجلسوں میں علمی اور دینی باتیں ہوں لیکن بحث مباحثہ نہ ہو۔ اس چیز کو بھی میں آوارگی سمجھتا ہوں۔ اور میرے نزدیک یہ بات سب سے زیادہ دل پر زنگ لگانے والی ہے۔ مباحثہ کرنے والوں کے مدنظر تقویٰ نہیں بلکہ مدمقابل کو چپ کرانا ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ مباحثات سے بچتا ہوں اور میری تو یہ عادت ہے کہ اگر کوئی مباحثانہ رنگ میں سوال کرے تو ابتداء میں ایسا جواب دیتا ہوں کہ کئی لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے کسی سوال پر پہلے پہل میرا جواب سن کر یہ خیال کیا کہ شاید یہ جواب نہیں دے سکتا۔ اور دراصل ٹالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر جب کوئی پیچھے ہی پڑ جائے تو میں جواب کی ضرورت محسوس کرتا ہوں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا جواب دیتا ہوں کہ وہ بھی اپنی غلطی محسوس کر لیتا ہے۔ یاد رکھو سچائی کے لئے کسی بحث کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں نے ہمیشہ ایسی باتوں سے روکا ہے۔"

(مشعل راہ ص ۱۱۳، ص ۱۱۴)

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ تقسیم انعامات

۱۰ رمئی بروز بدھ ساڑھے چار بجے شام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر میں لجنہ ربوہ کا تقسیم انعامات کا جلسہ ہوگا ساتھ ہی صنعتی نمائش بھی ہوگی۔

مقامی مستورات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔

(صدر لجنہ ربوہ)

اوورسیر کی فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل کی تعمیر کے کام کے لئے فوری طور پر ایک سمجھدار اور محنتی انجینئر یا اوورسیر کی ضرورت ہے جو دوست خواہشمند ہوں خاکسار سے رابطہ قائم فرمائیں۔

پرنسپل
جامعہ احمدیہ ربوہ

مجلس کارپرداز کے ارکان

سال رواں ۵۲-۱۳۵۱ھش (۷۳-۱۹۷۲ء) کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے مجلس کارپرداز کے مندرجہ ذیل ارکان نامزد فرمائے ہیں۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

صدر	خاکسار ابوالعطاء	
سیکرٹری	محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب	
ممبر	" صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال خرچ
ممبر	" مولوی عبدالمالک خان صاحب	ناظر اصلاح و ارشاد
ممبر	" مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی	وکیل التعلیم تحریک جدید
ممبر	" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر	سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

ابوالعطاء
صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

درخواست دعا

۱- خاکسار کے والد محترم پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب لاہور میں شدید بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ بھی چھ ماہ سے بہت بیمار ہیں اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے احباب ان دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حبیب الرحمٰن ربوہ)

۲- میرے نانا جان مکرم چوہدری غلام قادر خان صاحب آف لنگڑوعہ عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ دو تین یوم سے ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالشکور جاوید۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۰ رمئی۔ صدر نکسن نے جنوبی ویتنام پر ویت کانگ کی یلغار کو روکنے کے لئے شمالی ویتنام کی بحری ناکہ بندی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ شمالی ویتنام کی بندرگاہوں کو جانے والے تمام راستوں پر بارودی سرنگیں بچھا دی جائیں گی۔ اور بحری اور بری تمام راستوں سے شمالی ویت نام کو روسی فوجی امداد کی فراہمی روک دی جائے گی۔ صدر نکسن نے جنوبی ویٹ نام میں امریکی کمان کو حکم دیا کہ شمالی ویٹ نام کے ریلوے سمیت تمام ذرائع مواصلات تباہ کر دیئے جائیں۔

راولپنڈی ۱۰ رمئی۔ صدر بھٹو نے بھارت سے غیر مشروط طور پر سفارتی تعلقات بحال کرنے کی پیشکش کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ وہ کل ہی اپنا نمائندہ نئی دہلی بھیجنے کے لئے تیار ہیں۔ صدر مملکت نے یہ پیشکش بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کے ایڈیٹر مسٹر جی بی ورگیس کو انٹرویو دیتے ہوئے کی۔ انہوں نے مسٹر ورگیس کو انٹرویو کے دوران یہ تجویز بھی پیش کی کہ شیخ مجیب الرحمٰن سے ان کی ملاقات برصغیر سے باہر کسی ملک میں ہونی چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۰ رمئی۔ ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر جگ جیون رام نے کہا ہے کہ ہندوستان اس وقت تک سرحدوں سے اپنی فوجیں نہیں ہٹائے گا۔ جب تک ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پائیدار امن قائم نہیں ہو جاتا انہوں نے پارلیمنٹ میں تسلیم کیا کہ وادی کشمیر میں ٹیٹوال سیکٹر میں پاکستانی فوجوں نے ہندوستانی فوجوں سے جھڑپ کے بعد دو چوکیاں واپس لے لی تھیں مسٹر جگ جیون رام نے کہا کہ اس جھڑپ میں ہندوستانی فوج کے ۲۴ جوان ہلاک اور ۵۶ زخمی ہوئے۔

کراچی ۱۰ رمئی۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ جناب ممتاز علی بھٹو نے کہا کہ میری حکومت سندھی کو صوبہ کی سرکاری زبان قرار دینے کی غرض سے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کرے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷